سوال

(280) عورت کے کفن کی تفصیل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت اگر عورت ہے تو پانچ کپڑوں کے تفصیل کیا ہے؟ بالدلیل جواب تحریر فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت کے واسطے کفن مسنون جو پانچ کپڑے ہیں ہو تہبند اور کرتا اور خمار جس کو دامنی کہتے ہیں یعنی : سر بند اور دو لفافے یعنی : دو چادر، ابوداوٗد میں لیلی ثقفیہ سے روایت ہے '' «كُنْتُ فِيمَنْ غَسَّلَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ وَفَاتِهَا، فَكَانَ أَوَّلُ مَا أَعْطَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِقَاءَ، ثُمَّ الدِّرْعَ، ثُمَّ الْخِمَارَ، ثُمَّ الْمِلْحَفَةَ، ثُمَّ أُدْرِجَتْ بَعْدُ فِي الثَّوْبِ الْآخَرِ»، قَالَتْ: «وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عِنْدَ الْبَابِ مَعَهُ كَفَنُهَا يُنَاوِلُنَاهَا ثَوْبًا ثَوْبًا،،.

حدیث میں تصریح نہیں آئی کہ عورتوں کے کفن میں جو تہبند دیا جائے وہ کتنا چوڑا ہونا چاہیے، لیکن یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کے کفن میں اپنا تہبند اپنی کمر سے کھول کر دیا تھا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کے تہبند کی لمبان چوڑان بقدر تہبند شرعی کے ہونا چاہیے، اور عورتوں کا کرتا مونڈھے سے قدم تک ہونا چاہیے، جیسا کہ زندہ عورت کو اتنا لمبا کرتا پہننا مشروع ودرست ہے، اور خمار یعنی : سر بند کا طول اور عرض اس قدر ہونا چاہیے کہ عورت کا سر اس کے بالوں کے او س میں چھپ سکے، حنفی مذہب کی بعض کتابوں میں جو لکھا ہے کہ دامنی یعنی : سر بند کا چوڑان ایک بالشت اور لمبان دو ہاتھ ہونا چاہیے۔ سو یہ ٹھیک نہیں کیونکہ ایک بالشت چوڑے سر بند سے مرمع ایک بالشت چوڑی دامنی سے عورت کا سر چھپ نہیں سکتا، پس دامنی کو بقدر ضرورت چوڑی ہونی چاہیے جس کی زیادہ سے زیادہ حدود بالشت ہونی چاہیے۔

عورتوں کے کفن کا طریقہ :

کفنانے سے پہلے مرد کی طرح عورت کے سجدہ کی جگھوں پر بھی کافور ملنا چاہیے۔ اور حنوط یا عطر استعمال کرنا چاہیے اور عورت کے سر کے بال کی تین چوٹیاں بنا کر پیچھے ڈال دینا چاہیے۔ سر کے آگے کے بالوں کی ایک ایک چوٹی بنائی جائے اور سر کے دونوں جانب کے بالوں کی دو چوٹیاں بنائی جائیں (صحیح بخاری، ابن حبان، سعید بن منصور).

عورت کو پہلے تہبند میں لپیٹیں، اس کو زندہ کی طرح سے کمر نہ باندھیں بغل سے لے کر کمر اور سینہ اور ران وغیرہ بدن کے جس قدر حصہ پر لپیٹ سکیں لپیٹیں، پھر کرتا پہنائیں، خمار یعنی : سر بند سے اس کے سر اور بالوں کو چھپائیں، پھر دونوں خول میں پلٹیں، پھر سر اور پیر کی طرف کفن کو گرہ دے دیں۔

یہ جولکھا گیا کہ تہبند کوزندہ کی طرح کمر سے نہ باندھیں بلکہ بغل سے لے کراوران وغیرہ بدن کے جس قدر حصہ پرلپیت سکیں لپیٹیں ۔ سواس کی وجہ یہ ہے کہ بخاری کی ام عطیہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ : جب تم لوگ غسل دے کرفارغ ہونا تومجھے خبر کرنا، پس جب ہم غسل دینے والی عورتیں رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کو غسل دے کرفارغ ہوئیں توآپ ﷺ کوخبر دیا، توآپ ﷺ نے اپنی کمر سے تہبند کھول کرہمیں دیااور فرمایا : أشعرنها إياه،، یعنی : اس تہبند میں ان کولپیٹوکہ بدن سے متصل رہے ۔

بخاری میں بعض رواۃ سے اس لفظ کی ''الففنها، ، مروی ہے یعنی : اس کوتہبند میں لپیٹو۔ ونیز بخاری میں ہے : ''وکذلک کان ابن سیرین یأمر بالمرأة أن تشعر،، یعنی : اسی طرح ابن سیرین حکم کرتے تھے کہ عورت کوتہبند میں لپیٹنا چاہیے اورزندہ کی طرح کمر سے نہیں باندھنا چاہیے ۔ علامہ عینی اس کی شرح میں لکھتے ہیں : ''أی ولا تجعل الشعار علیها مثل الإزار، لأن الإزار لا یعم البدن بخلاف الشعر،، انتهی (8/4).

فقہاء حنفیہ لکھتےہیں : عورتوں کے کفن کے پانچ کپڑے یہ ہیں : کرتا اورازار اورلفافہ اورخمار یعنی : سربند اورخرقہ یعنی : سینہ بند، اورلکھتےہیں کہ : سینہ بند کا چوڑا بغل سے لے کرنافوں تک ہونا چاہیے اورلمبان تین ہاتھ ۔ اور عورتوں کے کفنانے کا طریقہ اس طرح لکھتےہیں کہ : پہلے عورتوں کوکرتا پہنائیں، پھر سربند سے اس کا سرچھپائیں، پھرازار کوپھر لفافہ کولپیٹیں، پھر تماکفنون کواوپڑسینہ بند کولپیٹیں ۔ اور بعض فقہاء کہتےہیں کہ : سینہ بند کوکرتا کے اوپرلپیٹنا چاہیے ۔ اور بعض فقہاءکہتےہیں : ازار کے اوپراورلفافے کےنیچے لپیٹنا چاہیے ۔

مولوی عبدالحیٰ صاحب شرح وقایہ کے حاشیہ پر لکھتےہیں کہ : جوبات ابوداؤد وغیرہ کی حدیث سے ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ سینہ بند کوکرتا کے بھی پیچھے ہوناچاہیے ۔ مولوی موصوف نے سینہ بند اورتہبند کوایک ہی چیز سمجھا ہے ۔ وهو الظاهر کما لا یخفی علی المتأمل، الجواب الثانی کله من إفادات شیخنا الأجل المبارکفوری.

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1۔ کتاب الجنائز

صفحہ نمبر 434

محدث فتویٰ